رمضان کیسے گزاریں

مفتی محمد سلمان زاہد
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	☜	رمضان کیسے گزاریں...؟
تالیف	☜	مفتی محمد سلمان زاہد
طبع اول	☜	مارچ2024ءبمطابق رمضان ۱۴۴۵ھ
کمپوزنگ	☜	ابو محمد: 03333858577
ای میل	☜	salman.jduk@gmail.com
ناشر و مقامِ اِشاعت	☜	جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اُمِّ احسن

☎ 03132020645 – 03333858577

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ آغاز

رمضان اللہ کی جانب سے بندوں کو ملنے والا ایک بہت ہی مبارک عطیہ اور تحفہ ہے جس کی جتنی بھی قدر کی جائے اُس کا حق اداء نہیں ہو سکتا۔ تاہم ایک بندۂ ناتواں اپنی مقدور بھر کوشش کے مطابق اس کیلئے جتنا بھی کرلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کی بڑی قدر کی جاتی ہے، کیونکہ وہ بڑا "شَکُور" اور قدر دان ہے۔

زیرِ نظر کتاب "رمضان کیسے گزاریں...؟" میں اِسی مقدور بھر کوشش کو سرانجام دینے کیلئے قرآن وحدیث کی روشنی میں اِس سوال کا جواب دیا گیاہے کہ ایک مسلمان کو رمضان کا مہینہ کس طرح گزارنا چاہیئے اور اُس کیلئے کن اہم اُمور کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ بنیادی طور پر اس میں سات چیزوں کو مرتب انداز میں ذکر کیا گیا ہے:

(1)— رمضان کی تیاری۔ (2)—نیت اور اِرادے کا صحیح ہونا۔

(3)— تنظیمِ اُمور۔ (4)—اَہداف کا تعیّن۔

(5)—عبادات کا اہتمام۔ (6)—گناہوں سے کلی اجتناب۔

(7)—فضولیات اور لغویات سے اجتناب۔

اختصار کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے تاکہ کم سے کم وقت میں زیادہ اور مفید باتوں کو پڑھا اور سمجھا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ اِسے قبول فرمائے ،کتاب کے مرتب اوراس کے جُملہ اہلِ خانہ کیلئے اِس کو صدقہ جاریہ بنائے اور اُمّت کیلئے اِس کتاب کو نافع اور سود مند بنائے۔ (آمین)

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْن

بندہ محمّد سلمان زاہد غفرلہ

12 مارچ 2024ء—یکم رمضان ۱۴۴۵ھ

فہرست مضامین

رمضان کیسے گزاریں...؟ 6
(1)ـــرمضان کی تیاری 7
رمضان کی تیاری کا نبوی حکم 7
رمضان کی تیاری کیسے کریں 7
ذہنی اعتبار سے 8
جسمانی اعتبار سے 8
قلبی اعتبار سے 8
علمی اعتبار سے 9
عملی اعتبار سے 10
مشاغل و مصروفیات کے اعتبار سے 10
شاپنگ اور خریداری کے اعتبار سے 11
(2)ـــنیت اور اِرادے کا صحیح ہونا 13

(3)۔۔۔تنظیمِ اُمور 14
(4)۔۔۔اَہداف کا تعیّن 16
(5)۔۔۔عبادات کا اہتمام 17
رمضان کی چند اہم عبادات 19
روزہ اور تراویح 20
تلاوتِ قرآن کریم 23
دُعاؤں کا اہتمام 24
صدقہ و خیرات کی کثرت 25
کثرتِ ذکر کا اہتمام 26
آخری عشرہ کا اعتکاف 27
شبِ قدر کو پانا 28
(6)۔۔۔گناہوں اور تمام بُری عادتوں سے کلی اجتناب 31
(7)۔۔۔فضولیات اور لغویات سے اجتناب 33

رمضان کیسے گزاریں...؟

رمضان کو صحیح طریقے سے گزارنے اور اُس کی بہترین قدردانی کیلئے ضروری ہے کہ اس مہینے کو سنّت کے مطابق گزارا جائے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلفِ صالحین کے نقشِ قدم پر چلا جائے، اور اُن جیسا رمضان گزارنے کی کوشش کی جائے۔

اور اس کیلئے ذیل میں کچھ اہم کام ذکر کیے جارہے ہیں جن پر عمل کر کے ان شاء اللہ رمضان کی صحیح طور پر قدردانی ہو سکتی ہے۔

(1)رمضان کی تیاری۔ (2)نیت اور اِرادے کا صحیح ہونا۔

(3) تنظیمِ اُمور۔ (4)اَہداف کا تعیّن۔

(5)عبادات کا اہتمام۔ (6) گناہوں سے اجتناب۔

(7)فضولیات اور لغویات سے اجتناب۔

اب اِن کاموں کی قدرے تفصیل ملاحظہ کیجئے:

(1)ـــ رمضان کی تیاری

رمضان کی تیاری کا نبوی حکم:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے پہلے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے:

”أَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ فَشَمِّرُوْا لَهُ“ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آرہا ہے پس تم اُس کیلئے تیاری کرو۔ (کنز العمال عن الدّیلمی:24269)

ہر چیز کی تیاری اُس کے آنے سے پہلے ہوتی ہے، مثلاً مہمان کی آمد ہو تو اُس کے آنے بعد نہیں، آنے سے پہلے تیاری ہوتی ہے، اِسی طرح رمضان بھی کیلئے ایک بہت ہی اہم اور معزز مہمان ہے، اُس کی قدر دانی کیلئے بھی پہلے سے مکمل طور پر تیار ہو جانا چاہیئے۔

رمضان کی تیاری کیسے کریں:

رمضان کی تیاری میں مندرجہ ذیل چیزیں قابلِ لحاظ ہیں :

(1)ذہنی اعتبار سے:

اپنے ذہن وارادے اور قوّتِ فکریہ کے اعتبار سے تیار ہو جانا چاہیئے، جس کو اپنے اوپر مسلط کرلینا یا پھر انتہائی درجہ کی رغبت و شوق کا اِظہار بھی کہا جاسکتا ہے۔

(2)جسمانی اعتبار سے:

اپنی جسمانی صحت کا بھی خیال رکھیں، روزہ رکھنے کے بارے میں ڈاکٹر سے مشورہ، تراویح پڑھنے کیلئے اپنے آپ کو فٹ رکھنے کا اہتمام۔
حدیث میں اسی لئے رمضان سے کچھ پہلے روزہ رکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے تاکہ رمضان کیلئے جسمانی طور پر کوئی کمزوری وغیرہ نہ رہے۔

(3) قلبی اعتبار سے:

اپنے قلب اور دل کو ہر طرح کی گندگیوں اور آلائشوں سے پاک کرلیں، توبہ کے ذریعہ گناہوں سے پاک صاف ہو جانا، حقوق کی ادائیگی اور معافی تلافی کے ذریعہ حقوق العباد کی کوتاہیوں سے صاف ستھرا ہو جانا چاہیئے

تاکہ مبارک مہینے اور اُس کی مبارک راتوں کی مغفرت سے محرومی نہ ہو جائے۔

(4)علمی اعتبار سے:

1......رمضان سے متعلّق فضائل کا پڑھنا تاکہ اُن کے حصول کی رغبت اور شوق پیدا ہو۔

2......رمضان سے متعلّق مسائل سے آگاہ و باخبر ہونا، مثلاً: روزے کے مسائل، اِفطار و سحر کے مسائل، نیت و اِرادے کے مسائل، تراویح کے مسائل، اعتکاف اور صدقہ فطر کے مسائل وغیرہ کی اچھی طرح معلومات حاصل کرلی جائے، تاکہ کسی روزہ اور تراویح وغیرہ میں کوئی کوتاہی اور غلطی واقع نہ ہو۔

3......رمضان سے متعلّق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمولات اور سلفِ صالحین رحمہم اللہ کی قدر دانی کو پڑھنا تاکہ اُن کے جیسا رمضان گزارنے کا جذبہ پیدا ہو۔

(5) عملی اعتبار سے:

رمضان سے پہلے ہی اعمال کا بھرپور اہتمام شروع کر دیا جائے، مثلاً:

نمازوں کا جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام شروع کر دیا جائے۔

تکبیرِ اولیٰ کو پانے کی کوششیں شروع کر دی جائیں

اگلی صفوں کو پانے کیلئے جلدی مسجد جانے کا اہتمام کیا جائے۔

قرآن پاک کی تلاوت کا معمول بڑھا دیا جائے۔

فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل اور سنن و مستحبات کا اہتمام کرنا شروع کر دیا جائے۔

گناہوں اور فضول چیزوں کو ترک کر کے نفس پر مشقت ڈال کر اُسے عبادت اور اعمال پر لانے کیلئے تیار کیا جائے۔

(6) مشاغل و مصروفیات کے اعتبار سے:

خود کو رمضان سے پہلے ہی ہر اُس کام سے فارغ کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے جو کرنا ضروری نہیں یا کم از کم رمضان میں ضروری نہ ہو

مثلاً: گھر کی تعمیر و مرمت وغیرہ کی مصروفیت کو نہ چھیڑا جائے

کاروباری مصروفیات کو حتی الوسع محدود اور مختصر کیا جائے۔

ملنے جلنے اور یاروں دوستوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے گریز کیا جائے۔

(7)شاپنگ اور خریداری کے اعتبار سے:

مارکیٹ اور بازاروں میں جانے کو حتی الامکان محدود کرلیا جائے، چنانچہ:

☆...... عید کی تمام تر شاپنگ اور خریداری شعبان کے مہینے میں ہی کر کے فارغ ہو جائیں، کیونکہ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں کو شاپنگ مال اور مارکیٹس کے نذر کرنا، بالخصوص جبکہ اُس کی وجہ سے روزہ، نماز، تراویح متاثر ہوتی ہو اور مبارک اور عظیم راتیں بازاروں میں گزارنی پڑجائیں، یہ رمضان جیسے عظیم اور بابرکت مہینے کی بڑی ناقدری ہے، جس میں عوام و خواص بہت سے لوگ مبتلاء نظر آتے ہیں۔ لہٰذا رمضان کی قدردانی کی نیت سے اس کوتاہی سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

☆......راشن اور گھر کا دیگر سودا سلف جو روز مرّہ کے معمولات میں خریدا جاتا ہے وہ شعبان ہی میں جہاں تک ممکن ہو ایک ساتھ ہی خرید کر فارغ ہو جائیں تاکہ رمضان المبارک میں یکسوئی حاصل ہو سکے۔

☆......جو کام رمضان المبارک میں موقوف کیے جاسکتے ہوں اُنہیں موقوف کر دیجئے، مثلاً اخبار بینی، دوستوں کے ساتھ گپ شپ، ٹی وی دیکھنے اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کی مصروفیت، سیل فونز پر کی جانے والی بہت سی فضول اور لایعنی مشغولیت، آؤٹنگ کے نام پر کی جانے والی پکنک اور تفریحات، ویک اینڈ منانے کے لئے فوڈز پوائنٹ پر جانا، یہ اور اِس جیسے اور بھی بہت سے ایسے کام ہیں جن میں بہت سے فضول اور لغو ہیں اور بہت سے تو اس سے آگے بڑھ کر گناہ کے زمرے میں آتے ہیں، ان سب ہی سے بچنا لازم اور ضروری ہے اور رمضان جیسے مبارک مہینے میں میں ایسے کاموں سے اجتناب کرنا تو اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔

☆......سال بھر میں دفتر اور ملازمت سے ملنے والی ایسی چھٹیاں جن کو آپ کسی بھی استعمال کرسکتے ہوں اُن کو اِستعمال کرنے کے لئے رمضان المبارک کے مہینے سے بہتر کوئی وقت نہیں، ایسی چھٹیوں کو رمضان میں استعمال کیجئے تاکہ خوب یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ صرف ایک کام یعنی عبادت اور رجوع الی اللہ کیا جاسکے۔

(2)—نیت اور اِرادے کا صحیح ہونا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی تیاری کا حکم دیتے ہوئے بطورِ خاص نیتوں کو درست کرنے کا بھی حکم دیا ہے:

”وَأَحْسِنُوْا نِيَّاتِكُمْ فِيْهِ“ رمضان کے مہینے میں اپنی نیتوں کو درست کرلو۔(کنز العمال عن الدّیلمی:24269)

اس میں نیتوں کو خالص رکھنا تو مراد ہے ہی، رمضان کو بہترین طریقے سے گزارنے کا اِرادہ کرنا بھی شامل ہے، یعنی اِس بات کا اِرادہ اور جذبہ رکھا جائے کہ میں ان شاء اللہ اپنی زندگی کا یہ سب سے بہترین رمضان

گزاروں گا۔ کیونکہ کسی بھی عمل کی بنیاد اور اَساس اُس کا اِرادہ ہے، جب تک اِرادہ نہ ہو عملی اِقدام کیلئے آگے کیسے بڑھا جاسکتا ہے۔

پس اِس کے مطابق رمضان کو بہترین انداز میں گزارنے کا اِرادہ کیجئے، چنانچہ یہ طَے کرلیجئے کہ:

میں تمام روزے مکمل آداب کے ساتھ اہتمام سے رکھوں گا۔

پورے رمضان تراویح کی مکمل بیس رکعات اہتمام سے اداء کروں گا۔

رمضان بھر ہر قسم کے گناہوں اور بُرے کاموں سے مکمل بچوں گا۔

رمضان کی عظیم بابرکت رات ”شبِ قدر“ کو حاصل کروں گا۔

قبولیتِ دُعاء کے اِس عظیم مہینے میں خوب دعائیں کرکے دنیا و آخرت کے خزانوں سے اپنی جھولیاں خوب بھروں گا۔ وغیرہ

(3)— تنظیمِ اُمور:

اپنے روز مرّہ کے کاموں کو مرتب اور منظم کرنا ”تنظیمِ اُمور“ کہلاتا ہے۔

پھر اس میں دو چیزیں اہم ہیں:

(1)... پہلی چیز: اپنے اوقات کو فارغ کرنا:

انسان جس چیز کو اہمیت دیتا ہے اُس کیلئے اگرچہ وہ کتنا ہی مصروف ہو لیکن وقت نکال کے خود کو فارغ کرتا ہے۔ رمضان بھی ایک نہایت عظیم اور مبارک مہمان ہے اُس کیلئے خود کو فارغ کیجئے، حتی الامکان فرصت اور فراغت حاصل کرکے رمضان کو، مسجد کو اور قرآن کو وقت دیجئے۔

اوراس کیلئے صرف حرام اور ناجائز مصروفیات ہی نہیں، بلکہ بہت سی غیر ضروری اور فضول مصروفیات کو بھی ترک کرنا نہایت ضروری ہے، ورنہ آپ کا وقت سال کے دوسرے مہینوں کی طرح رمضان میں بھی ضائع ہوتا چلا جائے گا۔

(2)... دوسری چیز: پلاننگ (منصوبہ بندی)

یعنی مبارک مہینے کے دن اور رات کے معمولات کو مرتب اور منظم کیجئے، اسی کو پلاننگ کرنا بھی کہتے ہیں، جس کا حاصل یہ ہے کہ اپنے دینی اور دنیاوی کاموں کو سرانجام دینے کا ایک ٹائم ٹیبل اور نظام الاوقات بنایئے

اور پھر اُس مقررہ وقت کی پورے اہتمام کے ساتھ پابندی کیجئے، اس کے نتیجہ میں وقت کی برکت کا کھلی آنکھوں مُشاہدہ کیا جاسکتا ہے، یعنی کم وقت میں بہت کچھ کمانے اور جمع کرنے کی سعادت نصیب ہوگی۔

(4)—اَہداف کا تعیّن:

رمضان المبارک کے مہینے میں کیے جانے والے بہت سے مسنون اعمال اور اَذکار و اَشغال کا ہَدف اور ٹارگٹ مقرر کیجئے۔ مثلاً:

قرآن کریم کے مثلاً تین ختم کرنے ہیں۔ (روزانہ تین پارے)

رمضان کے پورے مہینے نماز باجماعت کا اہتمام کرنا ہے۔

فرائض کے ساتھ نفل اور مسنون نمازوں کا بھی اِرادہ کیا جائے۔

ہر قسم کے گناہ اور بُری عادتوں کو رمضان میں بلکہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ دینے کا مضبوط اور پکا اِرادہ کرکے اُس پر استقامت کا مُظاہرہ کرنا۔

آخری عشرہ میں خود کو فارغ کرکے مکمل دس دن یا کم از کم کچھ ہی دن اعتکاف کا اِرادہ کرلیں اور پھر اُس کو پورا کرنے کیلئے عملی اِقدامات کریں۔

شبِ قدر جیسی عظیم اور بابرکت رات کو پانے کا مضبوط اِرادہ اور پھر اُس کو پانے کیلئے عملی تیاری کا اہتمام کرنا۔

ذکر و تسبیحات اوردرود اور استغفار وغیرہ کی ایک خاص معتدل مقدار مقرر کرکے اُس کو پورا کیجئے اور استقامت کے ساتھ اُس پر جمے رہیئے۔

(5)۔۔۔عبادات کا اہتمام:

رمضان کی قدر دانی کیلئے عبادات کی کثرت اور اُس کا حد درجہ اہتمام کرنا چاہیئے اور یہی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بھی تھا۔

حدیثِ پاک میں ہے، حضرت سیّدتنا امّاں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ،وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَشْفَقَ مِنْهُ“

جب رمضان المُبارک آتا تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا رنگ متغیر ہو جاتا، آپ کی نمازیں زیادہ ہو جاتیں، آپ دعاء میں گڑگڑانے لگتے، اور آپ پر خوف طاری ہوتا۔(شعب الایمان:3353)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ“ جب رمضان المُبارک آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اِزار کَس لیتے پھر رمضان کے اختتام تک اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے۔(صحیح ابن خزیمہ:2216)

پھر عبادات میں دو طرح کی عبادت ہیں:

(1) لازمی عبادات۔ (2) نفلی عبادات۔

لازمی عبادات کا اہتمام تو ہر صورت میں کرنا ہے، اُس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی کی گنجائش نہیں، چنانچہ:

پانچوں نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ اداء کیجئے۔

اُن کی مؤکدہ سنتیں بھی اداء کرنے کا اہتمام کیجئے۔

دن میں روزہ رکھنے اور رات میں تراویح پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔

بغیر کسی عُذرِ شرعی کے روزہ یا تراویح چھوڑنے سے بچئے۔

اور نفلی عبادات میں بھی شوق و رَغبت کے ساتھ خوب حصہ لینے کی کوشش کیجئے، اِس لئے رمضان کی بہترین قدردانی یہ ہے کہ اُس کے ایک ایک لمحہ کو قیمتی بنایا جائے، اور ویسے بھی عشق و محبت کے انداز نرالے ہوتے ہیں، اُس میں صرف فرائض اور ذمّہ داریوں کو نہیں دیکھا جاتا۔

چنانچہ رمضان میں سنّت کے مطابق اپنے اعمال اور عبادات کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہیئے، مثلاً: قرآن کریم کی تلاوت، ذکر و اَذکار، تسبیحات، دعاء، صدقہ و خیرات، اِشراق، چاشت، اوّابین، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، تہجد اور صلاۃ التسبیح وغیرہ، اِن سب ہی کا خوب ذوق و شوق اور رغبت وسبقت کے ساتھ اہتمام کرنا چاہیئے، اور زیادہ سے زیادہ رمضان کی برکتوں اور رحمتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رمضان کی چند اہم عبادات:

رمضان کی کئی عبادات ہیں، چند کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

روزہ اور تراویح:

یہ دونوں رمضان کی وہ اہم ترین عبادت ہیں جس سے رمضان کے دن اور رات معطّر اور منوّر ہو جاتے ہیں اور حقیقت میں رمضان اِن ہی دونوں عبادتوں کے ساتھ جگمگا جاتا ہے، یہی دونوں وہ اہم ترین عبادات ہیں جن کی وجہ سے رمضان سال کے دوسرے مہینوں سے نہایت ممتاز اور نمایاں ہوتا ہے۔ روزہ اور تراویح میں سے ہر ایک عبادت کے انفرادی فضائل بہت کثرت احادیث میں بیان کیے گئے ہیں، یہاں کچھ مشترکہ فضائل ملاحظہ کیجئے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

روزہ اور قرآن بندے کے حق میں شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا:

"أَيْ رَبِّ! إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ" اے پروردگار! میں نے اسے دن میں کھانے اور شہوتوں کے پورا کرنے سے روکے رکھا، اِس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے۔

قرآن کریم کہے گا: ”مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ“ میں نے اسے رات کو سونے سے روکا، اِس کے حق میں میری سفارش قبول کیجئے، پس دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔(شعب الایمان:1839)

ایمان اوراجر و ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنے اور تراویح کا اہتمام کرنے والے کیلئے پچھلے تمام گناہوں کی بخشش کا اعلان کیا گیاہے۔(بخاری:2014۔2009)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”شَهْرٌ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ“ یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزے کو اللہ نے تم پر فرض کیا اور اس کے قیام(یعنی تراویح) کو میں نے تمہارے لئے جاری کیا، پس جس نے رمضان کے مہینہ میں ایمان کی حالت میں اجر و ثواب کی نیت سے

روزہ رکھا اور تراویح پڑھی وہ اپنے گناہوں سے اُس دن کی طرح نکل جاتا ہے جس دن اُس کی ماں نے اُس کو جَنا تھا۔(ابن ماجہ:1328)

ایک روایت میں روزہ اور تراویح کا اہتمام کرنے والے کو صدیقین اور شُہداء میں شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اگر میں توحید و رِسالت کی گواہی دوں، پانچ نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں، رمضان میں تراویح پڑھوں اور زکوۃ اداء کروں تو آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ“ جو شخص اِن مذکورہ کاموں کو کرتے ہوئے مَر جائے وہ (اللہ کے حضور) صدّیقین اور شہداء میں سے ہے۔(صحیح ابن خزیمہ:2212)

تلاوتِ قرآن کریم:

رمضان المُبارک قرآن کریم کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اِس مہینے میں قرآن کریم نازل کیا، بلکہ دیگر کتبِ سَماویہ بھی اِسی مُبارک مہینہ میں نازل ہوئی ہیں ۔(طبرانی اوسط:3740)

اِس مہینہ کا تو تعارف ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن سے کرایا ہے، چنانچہ فرمایا:﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔(البقرۃ:185۔ آسان ترجمہ)

اِس لئے اِس مہینہ کی قرآن کریم کے ساتھ بہت گہری مُناسبت پائی جاتی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اِس مہینہ میں سال بھر کے مقابلے میں سب سے زیادہ قرآن کریم پڑھا جاتا ہے اور پڑھنا بھی چاہیئے کیونکہ ”قرآن کریم کا مہینہ“ہونے کے اعتبار سے اِس کا حق بھی یہی بنتا ہے۔

نبی کریم ﷺ بھی حضرت جبریلِ امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دَور فرمایا کرتے تھے۔(بخاری:6)سلَفِ صالحین کا بھی اِس مہینے میں کثرت سے قرآن کریم پڑھنے کا معمول رہاہے۔

دُعاؤں کا اہتمام:

ماہِ رمضان دُعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے،اس مہینے میں کی قدر کرتے ہوئے دن و رات میں، سحر و اِفطار میں ،مبارک اور بابرکت راتوں میں دُعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے، حدیث کے مطابق:

رمضان میں دُعاء کرنے والا محروم نہیں رہتا۔(طبرانی اوسط:6170)

روزے دار کی دعاء کو ردّ نہیں کیا جاتا۔(مسند احمد:10183)

فرشتے روزہ داروں کی دُعاء پر آمین کہتے ہیں۔(شعب الایمان:3445)

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المُبارک میں خود بھی دُعاؤں کا اہتمام کیاہے اور اپنی اُمّت کو بھی اِس کی تاکید فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ،وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ،وَأَشْفَقَ مِنْهُ“

جب رمضان المُبارک آتا تو نبی کریم ﷺ کا رنگ متغیر ہو جاتا، آپ کی نمازیں زیادہ ہو جاتیں، آپ ﷺ دعاء میں گڑگڑانے لگتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوف طاری ہو جاتا۔(شعب الایمان:3353)

صدقہ وخیرات کی کثرت:

رمضان المُبارک کے اعمال میں ایک اہم عمل ”صدقہ و خیرات“ کی کثرت ہے، اور یہ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے۔ آپ ﷺ کی سخاوت یوں تو سال بھر ہی جاری رہتی تھی، لیکن رمضان المُبارک میں دیگر اعمال کی طرح آپ ﷺ کی سخاوت میں بھی اضافہ ہو جاتا تھا۔(بخاری:6)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ، وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ“

جب رمضان المُبارک داخل ہوتا تو نبی کریم ﷺ ہر قیدی کو آزاد کردیتے اور ہر سائل کو نوازا کرتے تھے۔(شعب الایمان:3357)

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ" وہ صدقہ جو رمضان میں کیا جائے۔(ترمذی:663)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کو غرباء و مَساکین اور ناداروں کے ساتھ غم گساری کا مہینہ قرار دیا ہے، چنانچہ فرمایا: "شَهْرُ الْمُوَاسَاة"یعنی رمضان کا مہینہ غریبوں کے ساتھ غم گساری کا مہینہ ہے۔(شعب الایمان:3336)

کثرتِ ذکر کا اہتمام:

رمضان المُبارک کی ساعتوں کو قیمتی بنانے اور اُس کے ایّام کی قدر و قیمت کو حاصل کرنے کیلئے ذکرِ الٰہی ایک بہترین عمل ہے، جس کو جتنا بھی کیا جائے کم ہے۔ روزہ رکھ کر فضول کاموں میں یا خالی بیٹھ کر وقت کو ضائع

کرنے کے بجائے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کام کاج کے دوران اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھنا چاہیئے تاکہ وقت بھی قیمتی بن جائے، روزہ بھی اعلیٰ درجہ کی قبولیت پر فائز ہو اور رمضان کی بھی صحیح طور پر قدر دانی ہوسکے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

”ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُورٌ لَهُ“ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔(طبرانی اوسط:6170)

آخری عشرہ کا اعتکاف:

اِس ماہِ مُبارک کا ایک بہت قیمتی اور نہایت عظیم عمل ”اعتکاف کا عمل“ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنّت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ“

نبی کریم ﷺ رمضان المُبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔(بخاری:2026)

حضرت اِبنِ شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عَجباً مِنَ النَّاسِ كَيْفَ تَرَكُوا الْاِعْتِكَافَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفعَلُ الشَّيْءَ وَيَتْرُكُهُ وَمَا تَرَكَ الْاِعْتِكَافَ حَتَّى قُبِضَ“ لوگوں پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ اعتکاف کو کیسے ترک کر دیتے ہیں، حالآنکہ نبی کریم ﷺ کسی کام کو کبھی کرتے اور کبھی ترک کر دیتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے (مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد) تادمِ وَفات کبھی اس کو ترک نہیں کیا۔(مراقی الفلاح:268)

شبِ قدر کو پانا:

رمضان کے اعمال و عبادات میں سے ایک اہم عبادت یہ بھی ہے کہ شبِ قدر جیسی عظیم اور بابرکت رات جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے اُسے ڈھونڈا اور تلاش کیا جائے، کیونکہ اِسے مخفی اور پوشیدہ رکھ کر اس کے

تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جس سے اِس کی طلب و جستجو بھی پیدا ہوتی ہے، نیز اِس کو تلاش کرنے کی برکت سے رمضان کی دیگر راتوں میں بھی عبادت کا شرف حاصل ہوتا ہے اور بندے کا لیلۃ القدر کے حصول میں ذوق و شوق کا اِظہار بھی ہوتا ہے۔ اور یہ شبِ قدر کی طلب و جستجو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آپ نے اس کی تلاش میں پورے مہینہ اعتکاف فرمایا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اِعتکاف فرمایا، پھر درمیانے عشرے میں بھی ترکی خیموں میں اِعتکاف فرمایا، پھر خیمہ سے سر مُبارک نکال کر اِرشاد فرمایا:

”إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُتِيتُ، فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ“

میں نے شبِ قدر کو تلاش کرنے کیلئے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا تھا پھر درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور مجھ سے کہا کہ شب قدر آخری عشرے میں ہے، لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں اُنہیں آخری عشرہ کا بھی اعتکاف کرنا چاہیئے۔(مسلم:1167)

اپنی اُمّت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی تعلیم و تلقین فرمائی ہے کہ وہ شبِ قدر کو تلاش کریں، جیسا کہ حدیث میں ہے:

”تَحَرَّوْا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي الوِتْرِ،مِنَ العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ“ لیلۃ القدر (شبِ قدر) کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔(بخاری:2017)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ قدر کو پانے کیلئے ایک تو اُسے تلاش کرنے کا حکم دیا دوسرا یہ کہ ہماری آسانی کیلئے اُسے پورے مہینے کے بجائے آخری دس دنوں کی صرف طاق راتیں بیان فرمائیں۔

گویا دوسرے الفاظ میں سال بھر کی صرف پانچ(21، 23، 25، 27، 29)کی راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرنا ہے، پس ایسے میں اِس مُبارک اور عظیم شب کو ڈھونڈنا کیا مُشکل ہے۔اِس لئے آخری عشرہ میں اور بالخصوص اُس کی طاق راتوں میں بہت اہتمام کے ساتھ شبِ قدر کو تلاش کرنا چاہیئے اور اپنے محتاج ہونے کا زیادہ سے زیادہ اِظہار کرنا چاہیئے۔

(6)۔۔۔گناہوں اور تمام بُری عادتوں سے کلی اجتناب:

رمضان المُبارک کا ایک اہم ترین کام بلکہ اُسے رمضان کا سب سے اہم اور ضروری کام کہا جاسکتا ہے وہ ”ترکِ مُنکَرات“ہے،یعنی ہر قسم کے ظاہری و باطنی گناہوں سے بالکلیہ اجتناب کرنا،بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے توروزوں کی فرضیت کا مقصد ہی یہ بتلایا ہے کہ لوگ گناہوں سے بچنے والے بن جائیں۔(البقرۃ)

اِسی لئے روزے میں جائز اور حلال چیزیں ترک کروادی جاتی ہیں تاکہ حرام اور ناجائز چیزوں کا ترک کرنا اور بھی زیادہ آسان ہو جائے۔

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: رمضان المُبارک کی پہلی رات میں جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اُس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا، اور ایک مُنادی صدا لگاتا ہے: ”يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ! أَقْبِلْ،وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ!أَقْصِرْ“ اے خیر کے طلبگار! متوجّہ ہوجا اور اے شرّ کے طلبگار! باز آجا۔(ترمذی:682)

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا:

”بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ“ ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اُس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر آمین کہا۔(مستدرکِ حاکم:7256)

ایک اور حدیث میں ہے:

”فَإِن الشَّقِيَّ مَنْ حَرُمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ“

بدنصیب ہے وہ شخص جو اِس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔(الترغیب والترھیب:1490)

(7)۔۔۔فضولیات اور لغویات سے اجتناب:

رمضان کی قدردانی کیلئے صرف گناہوں سے ہی نہیں بلکہ فضول اور لغو کاموں اور باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے، یعنی وہ کام جن کا دینی یا دنیاوی کوئی فائدہ نہ ہو، ایسے کام اگرچہ بے فائدہ ہوتے ہیں لیکن وقت جیسے عظیم سرمائے کے ضائع ہونے کو دیکھا جائے تو ایسے کام صرف بے فائدہ ہی نہیں بلکہ نقصان و خسران کا باعث ہیں۔

پس رمضان میں ایسے تمام فضول اور لغو کاموں سے بچنے کا اہتمام کیجئے تاکہ عبادت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت نکالا جاسکے: مثلاً:

اخبار بینی، ڈائجسٹ اور میگزین میں غرق رہنا، ناول اور افسانے پڑھنے میں لگنا، شعر و شاعری، ٹی وی دیکھنے اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کی مصروفیت اگرچہ وہ گناہوں سے محفوظ رہتے ہوئے ہی کیوں نہ ہو، سیل فونز پر کی جانے والی بہت سی فضول اور لایعنی مشغولیت، آؤٹنگ کے نام پر کی جانے والی مختلف قسم کی پکنک اور تفریحات، یاروں دوستوں کے ساتھ ہونے

والی گپ شپ کی محفلیں، فوڈز پوائنٹس پر کھائے جانے والے کھانے۔ یہ سب ایسے کام ہیں جن پر انسان کا وقت اور پیسہ پانی کی طرح سے بہتا ہے اور زندگی کا عظیم سرمایہ سڑک پر پڑی ہوئی برف کی طرح سے پگھل پگھل کر ضائع ہوتا چلا جاتا ہے۔

........................*